www.KitaboSunnat.com

یعنی چاند دیکھے بغیر نہ روزہ رکھو، نہ عید کرو، دیکھ کر روزہ رکھو اور دیکھ کر ہی عید کرو۔

جواب سوال ع ۳۔ حکومت وقت ویسے تو جو چاہے کرے، غلط یا صحیح، بجز پارلیمانی طریقے کے، اس کا مقابلہ کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ اسلامی ریاست ہو، اسلامی معروف کی محافظ اور منکر کی مخالف ہو تو اس کے فرامین کی اطاعت کرنا دینی فریضہ ہوتا ہے۔ اختلاف رائے کے اظہار کے باوجود اس کے کے خلاف ایسی مزاحمت کا مظاہرہ کرنا، جو ملک و ملت کے مستقبل کے لیے تشویش کا باعث ہو، جائز نہیں ہوتا۔

ہاں حکمران کی ذاتی صوابدید سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ خاص کر معصیت میں ان سے "عدم تعاون" کار ثواب ہوتا ہے۔ جہاں مرضی کا اسلام اختیار کرنے کی ریت ہو اور اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ (جب جب تمہارے پاس کوئی رسول، تمہاری اپنی خواہشوں کے خلاف حکم لے کر آیا تم اکڑ بیٹھے) کا سماں طاری رہتا ہو، وہاں اضطراراً اطاعت کا تکلف تو اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن قلبی انشراح اور انبساط کے ساتھ ان کی غلامی کے طوق کو گلے کا ہار بنانے میں ایمان کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جو ایسا کریں گے قیامت میں اپنی انگلیاں کاٹیں گے، تڑپیں گے اور پچھتائیں گے مگر ان کی ایک بھی نہیں سنی جائے گی، خدا سے کہیں گے کہ الٰہی! ہم نے اپنے سربراہوں اور بڑوں کا کہا مانا اور اطاعت کی تو انھوں نے ہمیں گمراہ ہی کر ڈالا۔ الٰہی ان پر دگنا عذاب نازل کر اور ان پر لعنت کا مینہ برسا۔ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (سورت احزاب ع) بہرحال کل جو بےلاحاصل واویلا کرنا ہے، آج ہی ہوش کریں تو کیا اچھا نہ ہوگا؟

خاص کر جب سارے دین کے بجائے بعض دینی امور کے اپنانے کے لیے وہ میدان میں اتر پڑتے ہیں تو یقیناً "دال میں کچھ کالا" ضرور ہوتا ہے۔ بخی قسم کی چارہ سازی نہ سہی، وہم پرستی اور سستی جنت کا سودا تو ضرور کارفرما ہوتا ہوگا۔ اس صورت میں، ہمیں ان کی کسی "محنت یا سفارش" سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔

اسلامی سربراہ ریاست بھی علمی اور تحقیقی امور میں اپنی رائے کا اظہار تو کر سکتا ہے، اس کے لیے اصرار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں زوال کے بعد چاند دیکھ کر کچھ لوگوں نے روزہ توڑ دیا لیکن حضرت عثمان نے نہیں توڑا تھا۔

راہ الناس فی زمن عثمان فافطر بعضهم فقال عثمان اما انا فمتم صیامی الی اللیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک شخص نے شام سے واپس آکر حضرت ابن عباس سے ایک دن پہلے چاند دیکھنے اور روزہ رکھنے کا ذکر کیا، آپ نے کہا کہ ہم نے تو ہفتہ کے دن دیکھا ہے اور تیس ہی پورے کریں گے، ریب نے کہا کہ کیا آپ کے لیے حضرت معاویہ" کی رؤیت کافی نہیں ہے۔ فرمایا نہیں، اور یہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے۔

اولا تکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ؟ قال لا، ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (دارقطنی وغیرہ)

حضرت مجدد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ:۔

"عید کے چاند میں اختلاف ہوا، شرعی ثبوت سے پہلے ہی اکبر نے عید کا اعلان کرکے لوگوں کے روزے افطار کرا دیے، اتفاق سے اسی دن حضرت مجدد ابوالفضل سے ملنے آئے، پوچھنے پر ابوالفضل کو معلوم ہوا کہ آپ روزے سے ہیں تو اس نے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ چاند کے متعلق اب تک شرعی شہادت فراہم نہیں ہوئی۔ ابوالفضل نے کہا کہ بادشاہ نے تو حکم دے دیا ہے۔ اب کیا عذر ہے؟ بے ساختہ آپ کے منہ سے یہ جملہ نکلا کہ:

بادشاہ بے دین است، اعتبارے ندارد! (بادشاہ بے دین ہے، اس کا اعتبار نہیں)

ابوالفضل خفیف سا ہوکر رہ گیا" (تذکرہ امام ربانی مجدد الف ثانی صفحہ ۹۲ مرتبہ نعمانی صاحب)

بہرحال رویت ہلال کے سلسلے میں، اسلام نے شہادت کا نظام مقرر کیا ہے، علمی اور فنی انکشاف کا نہیں۔ اس لیے جو حکمران یا ان کی طرف سے کوئی مجاز فرد یا کمیٹی، اس طریق کار سے ہٹ کر چاند کے ہونے نہ ہونے کا کوئی فیصلہ کرتی ہے تو اس سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ اختلافی مسئلہ ہے جس میں ایک سے زائد رائیں ہو سکتی ہیں۔ جن کو ان کی دریافت پر اطمینان ہو، وہ اس پر عمل بھی کر سکتے ہیں لیکن یہ اتفاق علیٰ وجہ البصیرت ہو، تقلیدی اور شاہ پرستانہ نہ ہو۔ اور جن کو ان سے اختلاف رائے ہو، وہ اپنی مرضی کے مطابق روزہ بھی رکھ سکتے ہیں اور عید بھی کر سکتے ہیں۔ دراصل جدید تقویم" کا خبط بہت پرانا ہے، اکبر کو بھی یہ خبط ہوگیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے سال تخت نشینی سے "الٰہی تقویم" کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ ایوب خاں بھی اسی خیال میں پڑے رہے اور اب بھی اصرار جاری ہے کہ ایک "نئی اور دائمی تقویم" مرتب کی جائے، جس سے اتفاق کرنا بہرحال ہمارے لیے مشکل ہے

الجواب سوال ۷۔ گو نماز ہو جائے گی لیکن بدنیتی کا گناہ اس کو ضرور ہوگا۔ امامت کا سب سے زیادہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ